فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں ٭

حضور نے الفضل کو ماہ عطا دیان اور انگریزی خوان اصحاب کو اس امر کے حل کرنے کے لئے معلومات بہم پہنچانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ مغربی ممالک میں جہاں دن اٹھارہ انیس گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ روزہ کس طریق سے رکھنا چاہیئے ٭

مولوی محمد دین صاحب بی اے مفتی محمد صادق صاحب کی بجائے امریکہ جانے کے لئے تجویز ہوئے ہیں۔ جو پاسپورٹ ملنے پر انشاء اللہ روانہ ہو جاویں گے ٭

ایک ضروری تحریک

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور آپ بہ نسبت اور دنوں کے ماہ رمضان میں زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ بطور تشبیہ کے لکھا ہے:۔ کان اجود من الریح المرسلۃ یعنے آپ اس ہوا سے بھی زیادہ غرباء کی خوشی کا موجب ہوتے تھے۔ جو قحط زدہ علاقہ میں چلکر بارش کی آمد کی اطلاع سے زمینداروں کا دل خوش کرتی ہے۔ غرض ہم کو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں خصوصیت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ اور فقراء اور مساکین کی خبر گیری ان ایام میں زیادہ اہتمام سے فرماتے تھے۔ ادہر ہم کو قرآن مجید یہ ارشاد فرماتا ہے:۔ وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے اے مسلمانو! تمہارے لئے سب سے بہتر نمونہ اور قابل تقلید مثال تمہارے رسول مقبول کا وجود باجود اور آپ کی ذات بابرکات ہے۔ تم کو چاہیئے کہ تم سب کاموں میں آپ کی پیروی اور اتباع کرو۔ پھر ساتھ ہی فرماتا ہے۔ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر یعنے اس رسول کی پیروی میں اللہ کی رضامندی اور اخروی نجات منحصر ہے۔ پس مذکورہ بالا حدیث اور آیت کو مدنظر رکھ کر میں بھی تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ ماہ رمضان المبارک سے فائدہ اٹھاویں۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اور خصوصیت سے

صدقہ وخیرات کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں جو برکات مضمر ہیں۔ ان سے متمتع ہوں۔ گو میری یہ تحریک وقت پر نہیں یعنی چاہیئے تھا کہ رمضان المبارک سے پہلے یا شروع میں یہ تحریک کی جاتی۔ مگر اب بھی کافی موقعہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس مضمون کو پڑھکر عملی نمونہ دکھا دیں۔ اور ایسی رقوم جو وہ دینا چاہیں زیادہ بہتر ہے کہ قادیان میں محاسب صاحب کے نام بھیجدیں۔ قادیان میں چونکہ مرکز اور دار الخلافہ ہونے کی وجہ سے ہر علاقہ کے حاجتمند احباب آتے جاتے ہیں۔ اس لئے سب سے بہتر مصرف ایسی رقوم کا یہاں ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق سیدنا و مولانا حضرت خاتم النبیین والمرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ پر چلکر بے حد و شمار ثواب سے متمتع ہوں۔ آمین یا رب العالمین

سید محمد اسحاق۔ قادیان ؛

اخبار احمدیہ

قرضہ حسنہ کا روپیہ چندہ خاص میں منتقل ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ گذشتہ پر قرضہ حسنہ کی تحریک فرمائی تھی۔ کہ بیت المال کو قرضہ حسنہ دیا جائے۔ جس سے موجودہ بار دور کیا جا سکے۔ اب چونکہ اسی بار کے ہلکا کرنے کے لئے چندہ خاص کی تحریک کی گئی ہے اسلئے جو رقوم قرضہ میں دی گئی ہیں۔ وہ چندہ خاص میں منتقل ہو سکتی ہیں۔ والسلام۔ ناظر بیت المال قادیان

ملک محمد حسین سکالرشپ

جناب ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے طالب علموں میں سے ہیں اس انس اور تعلق کی وجہ سے جو وہ اپنے الما میٹر سے رکھتے ہیں۔ انہوں نے سکول کے طلبار کی ترقی اور ہمت افزائی کے لئے ایک وظیفہ ماہواری للعہ (چار روپے کا) جو دو سال کے لئے جاری رہا کریگا۔ ہر سال اس طالب علم کے لئے مقرر کیا ہے۔ جو آٹھویں جماعت میں اول درجہ پر کامیاب ہو دینیات میں فرسٹ نکلے۔ اور نیک چلنی میں نمونہ ہو چنانچہ نہایت خوشی سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال عبد الرحیم احمدی مالاباری جو امتحان مڈل میں فرسٹ نکلا ہے۔ دینیات میں بھی سب سے اول رہا ہے اور نیک چلنی میں قابل تعریف ہے اُسے "ملک محمد حسین سکالرشپ" عطا ہوا ہے۔ الحمد للہ ؛

ہم جناب ملک صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کے اس وظیفہ کے قائم کرنے سے طلبار میں خاص تحریک سا پیدا ہوئی ہے۔ اور ہر ایک دوسرے پر علم دینیات میں اخلاقی اور تعلیمی حالت میں فوقیت لیجانے کی کوشش میں ہے۔ اس تحریص سے ان کے اعمال حسنہ میں جو ترقی اور زیادتی ہوگی اس کا ثواب جناب ملک صاحب موصوف کو بھی ہوگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ احباب ذی ثروت اسی قسم کے اور سکالرشپ بھی دیگر جماعتوں میں قائم فرما کر بچوں کو دینیات کی طرف ترغیب دینگے۔

خاکسار قاضی عبد اللہ عفا اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

تقرر سکرٹری تعلیم و تربیت کی ضرورت۔

جماعت فیروز پور کی طرف سے صوفی علی محمد صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت سب سے اول بموجب اس اعلان کے جو اخبار الفضل میں اور بذریعہ چٹھی سکرٹریان کو اطلاع دی گئی تھی مقرر کئے گئے ہیں۔ دوسری جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے سکرٹری تعلیم مقرر کرکے جلد اطلاع دیں۔ اور جہاں زیادہ جماعت نہیں ہے۔ وہاں جو شخص بھی اس قابل ہو کہ ہمارے دفتر کے خطوط کا جواب دے سکے۔ اور اس کے متعلق مستعدی سے کام کر سکے۔ اس کا نام ہی بھجوا دیا جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

درخواست اخبار

عاجز ایک غریب طالب علم ہے اور اخبار کو ہر بار الفضل کے دیکھنے کا از حد شائق۔ مگر بوجہ مفلسی ہدیہ ادا کرنے سے قاصر۔ اگر کوئی صاحب فی سبیل اللہ ایک سال کیلئے اخبار جاری کرا دیویں۔ تو خدا کے فضل وکرم اور "الفضل" کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی بہترین توقع ہو سکتی ہے۔

(ایک طالب علم)

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کا اثر

"دعا کے متعلق حضور پرنور کو جو خط کمترین نے لکھا تھا۔ اس کا جواب ملا۔ الحمد للہ۔ جس روز خاکسار نے آپ کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا تھا۔ اس روز بچہ کی زندگی سے میں نا اُمید ہو گیا تھا۔ اور تمام یونانی و ڈاکٹری معالجہ سے مایوس ہو چکا تھا۔ آخر میرے مولا کریم نے یہ سمجھایا کہ اب کوئی علاج نہیں۔ صرف آنحضور سے دعا کرائی جائے جس روز خدمت میں خط لکھ چکا۔ اور ڈاک میں دیدیا۔ خدا کے حقیقی فضل وکرم سے شفا ہونی شروع ہو گئی۔ اور اب وہ بچہ آپ کی دعا سے خدا کے فضل سے پہلے تندرستی کی حالت سے بھی تندرست ہے۔ میں اس مولا کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہمیں وہ خلیفۃ المسیح دیا جس کے ہاتھ سے خدا نے تمام دینی اور دنیاوی نعمتیں عطا کیں۔ اب میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز دیوے۔ اور آپ کا سایہ ہمارے سر پر رہے۔

خاکسار مستری علی محمد چک ۶۷ جونڈہ۔ ضلع منٹگمری

درخواست دعا

پیر محمد زمان شاہ صاحب احمدی بی اے نے امسال مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میری اہلیہ عرصہ چند یوم سے سخت بیمار ہے جملہ احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت کامل کے واسطے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد امین۔ محلہ دلی اللہ۔ لاہور۔

(۳) عرصہ تقریباً چھ ماہ سے میں مبتلا ر تشویش رہتا ہوں تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار رشید احمد احمدی آفس قانونگوئی اوکاڑہ

(۵) میری بیوی امراض متوحشہ و متنوعہ میں مبتلا ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد نصیب خان احمدی گیرنگ پوسٹ خورد ضلع پوری

ضروری اطلاع

چونکہ محصول ڈاک دگنا ہو گیا ہے اسلئے جواب طلب امور کیلئے جوابی خط آنا چاہیئے۔ یہ بات قادیان کے تمام دفاتر کے متعلق ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۸ مئی ۱۹۲۲ء

اسلام اور عیسائیت

"مسلم سن رائز" کے تازہ نمبر میں جناب مفتی محمد صادق صاحب نے اسلام اور عیسائیت کے متعلق ایک مختصر سا مضمون لکھ کر عجیب رنگ میں بتایا ہے کہ عیسائی صاحبان عملی زندگی میں عیسائیت کی تعلیم پر کاربند نہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ اس سے جہاں عیسائیت کے مذہبی اصول کے ناقابل عمل ہونے کا ثبوت ملتا ہے وہاں اسلام کی برتری اور فضیلت بھی ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ عیسائی دنیا بظاہر خواہ کس قدر اسلام کی مخالفت کرے۔ حقیقت میں وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اور اس کے بغیر اسے چارہ نہیں ✤

(۱)

اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے پہلی مثال ایک عیسائی کو مخاطب کر کے اس طرح پیش کی گئی ہے:-

"جب آپ دیکھیں کہ ذاتی حفاظت کی ضرورت ہے تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کا طرز عمل ہے۔ جو آپ اپنی ذات اور اپنی ملکیت کو بچانے کے لئے اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن جب آپ اپنے دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر اس بات پر عمل کر رہے ہوں تو براہ مہربانی آپ یہ نہ کہیئے۔ کہ آپ عیسائی ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح خود حفاظتی کی اجازت نہیں دیتے۔ ان کا ارشاد ہے۔ "شریر کا مقابلہ نہ کرنا" (متی باب ۵ آیت ۳۹) بس آپ سچے دل سے یقین کیجئے۔ اور کشادہ دلی سے اعتراف کیجئے کہ آپ کو اس وقت خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پیرو بننے کے سوا چارہ نہیں۔ جو اپنی تعلیم میں خود حفاظتی کی اجازت فرماتے ہیں۔ اور کم از کم اس وجہ سے آپ ایک مسلمان ہیں"

تمام عیسائی دنیا پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ انجیل کی تعلیم "شریر کا مقابلہ نہ کرنا" پر کسی جگہ بھی عمل نہیں کیا جاتا۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ اس پر عمل ہو ہی نہیں سکتا اگر شریر کا مقابلہ نہ کیا جائے تو نہ کسی کا مال محفوظ رہ سکتا ہے نہ جان۔ نہ کسی کی عزت بچ سکتی ہے نہ عصمت۔ نہ کوئی گورنمنٹ قائم رہ سکتی ہے نہ سلطنت۔ پس شریر کی شرارت کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم الفاظ میں خواہ کس قدر خوبصورت معلوم ہو۔ لیکن عمل میں لانے کے قابل نہیں ہے۔ اور عمل کے وقت اس تعلیم کا بڑے سے بڑا ثناخوان بھی مجبور ہو گا کہ اسے چھوڑ کر اسلام کی تعلیم پر جو اپنی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت کا حکم دیتی ہے۔ کاربند ہو ✤

(۲)

دوسری مثال عیسائیت کی تعلیم کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کے اعلیٰ اور برتر ہونے کے متعلق یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"جب آپ اس امر کو عقل اور معقولیت کے مطابق خیال کریں کہ بیٹھ کر کل کے متعلق سوچیں اور آیندہ ایک سال کے لئے یا آیندہ دس سال کیلئے اپنے کام کا نقشہ تیار کریں۔ اور ایک تخمینہ اور اندازہ لگائیں یا اس گاڑی کے متعلق جسمیں آپ آیندہ موسم میں سفر کرنے والے ہوں۔ تقسیم اوقات کریں یا اپنے آیندہ تجارتی کام کے متعلق درآمد اور برآمد کا تخمینہ تیار کریں۔ اور جب آپ واقع میں یہ سب کچھ کر لیں تو آپ یہ نہ کہیئے کہ آپ عیسائی ہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح فرماتے ہیں "کل کی فکر نہ کرو" (متی باب ۶ آیت ۳۴) لیکن اپنی ضمیر کی صداقت کشادہ دلی اور سچائی کے ساتھ اعتراف کیجئے کہ اب پھر آپ ایک مسلمان کی طرح ہیں۔ جس کی مقدس کتاب (قرآن مجید) کہتی ہے۔ "ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۵۹-۱۸)"

دنیا کے تمام کاروبار میں اسلام کی اس تعلیم پر عمل ہو رہا ہے۔ اور کوئی فرد بشر ایسا نہیں ہے۔ جو اس کی معقولیت کا اعتراف نہ کرے۔ برخلاف اسکے عیسائیت جو کچھ کہتی ہے اس پر خود عیسائی بھی عمل نہیں کر سکتے ✤

(۳)

تیسری مثال یہ پیش کی گئی ہے کہ:-

"اگر آپ دیکھیں کہ ایک مرد اور ایک عورت عمدگی سے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر نہیں رہ سکتے۔ اور نااتفاقی اور تکالیف کی وجہ سے ان کا گھر جہنم کا نمونہ بن گیا ہے اور وہ دونوں چاہتے ہیں کہ ان کے تعلقات منقطع ہو جائیں۔ اور جب آپ خیال کریں کہ ان کا ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانا ہی ان کی خیر و عافیت کے لئے اور سوسائٹی کے لئے مناسب ہے۔ تو انہیں ایک دوسرے سے منقطع ہو جانے دیجئے۔ لیکن تب اپنے آپ کو عیسائی نہ کہیئے۔ کیونکہ یسوع اس قسم کی طلاق کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ متی باب ۵ آیت ۳۲ میں ہے۔ "میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ وہ اس سے زنا کرواتا ہے") بلکہ ان کو یہ اجازت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں۔ پس حق اور صاف دل سے تسلیم کیجئے کہ کم از کم اس معاملہ میں آپ ایک مسلمان کی طرح ہیں"

عیسائیت میں ایسے حالات اور واقعات کے پیدا ہو جانے پر بھی جنمیں خاوند بیوی کا اکٹھا رہنا ایک دوسرے کے لئے مصیبت کا باعث ہوتا ہے۔ طلاق کی اجازت نہیں۔ اور اسوجہ سے اسقدر خرابیاں اور نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ جن کی کوئی حد نہیں اور چونکہ خاوند بیوی کے قطع تعلق کے لئے صرف ایک ہی شرط ہے۔ اور وہ زنا ہے۔ اسلئے وہ لوگ جنھیں علیحدہ ہونا منظور ہوتا ہے وہ اس برائی کے ارتکاب کے خود اسباب پیدا کرتے اور ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ پھر عدالت میں پیش کرنے پر انکی جدائی ہو سکتی ہے۔ گویا طلاق کے لئے ایک سخت برائی کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔

اسی قسم کی مشکلات اور مصائب سے تنگ آکر آخر امریکہ کو طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ اور اس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ لیکن کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ عیسائیت اسلام کے مسئلہ طلاق کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور

ہو گئی ہے۔ اور اس بارے میں عیسائی صاحبان عیسائیت کی تعلیم کے خلاف اسلام کے حکم پر عمل کرتے ہیں ۞

(۴)

چوتھی مثال یہ دی گئی ہے کہ:۔

"جب آپ کسی ایسی خوش شکل عورت سے ملیں جسے کسی شخص نے طلاق دی ہو۔ لیکن آپ اسمیں کوئی برائی نہ پاتے ہوں۔ اور بوجہ اسکی نیکی اور خوبصورتی کے آپ اس سے محبت کرنے لگیں تو اس سے شادی کر کے خوشی حاصل کیجئے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن خدا کیلئے پھر اپنے آپ کو عیسائی نہ کہیئے۔ کیونکہ مسیح نے مطلقہ کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کی ہے۔ (جیسا کہ متی باب ۵ آیت ۳۲ میں ہے "جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ وہ زنا کرتا ہے") پس صداقت اور کشادہ دلی سے اعتراف کیجیئے کہ کم از کم اس معاملہ میں آپ پھر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیرو ہیں"

طبائع کے اختلاف کی وجہ سے بہت ممکن ہے۔ کہ ایک مرد و عورت کا آپس میں نباہ نہ ہو سکے۔ لیکن وہی مرد کسی دوسری عورت سے اور وہی عورت کسی دوسرے مرد سے عادات اور خصائل کی موافقت کی وجہ سے بخوشی اور با آرام زندگی بسر کر سکے۔ جس طرح کاروبار کے دوسرے شعبوں میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ ایک صیغہ کے ماتحت ملازمین ایک افسر کے ماتحت بڑی خوشی اور جوش سے کام کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے افسر کے ماتحت کام کرنے سے بالکل انکار کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک افسر ایک ماتحت ملازم پر خوش ہوتا ہے۔ لیکن دوسرا افسر اسی سے ناراض ہو جاتا ہے۔ غرض طبائع کے اختلاف اور عادات کے مختلف ہونے کی وجہ سے جس مرد کا ایک عورت سے یا جس عورت کا ایک مرد سے با امن گذارہ نہ ہو سکے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کسی اور عورت سے بھی اور مرد سے بھی ان کا نباہ نہیں ہو سکیگا اس لئے مطلقہ عورت سے شادی کرنے کی ممانعت ایک ایسا حکم ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی جائز اور مناسب نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور عیسائی ممالک میں طلاق کے اجراء پر اس حکم کی بھی خلاف ورزی کی جا رہی ہے ۞

(۵)

پانچویں مثال یہ دی گئی ہے کہ:۔

"جب آپ جج کے سامنے کچہری میں ہوں اور جب آپ فوجداری حالت میں ہوں۔ اور ملک کا قانون آپ سے قسم کھانے کا مطالبہ کرے تو آگے بڑھیے اور قسم کھایئے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ آپ حق اور صداقت پر ہیں۔ لیکن جناب من جب آپ ایسا کریں۔ تو اپنے آپ کو مسیح کا پیرو نہ کہیں۔ جو فرماتا ہے۔ "بالکل قسم نہ کھانا" (متی باب ۵ آیت ۳۴) پس سچائی اور کشادہ دلی سے اعتراف کیجئے۔ کہ کم از کم اس بارے میں آپ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیرو ہیں۔ جن کا قانون ایسی ضروری قسم کھانے کی اجازت دیتا ہے"

حلف کے معاملہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ عدالتوں وغیرہ میں اسلامی تعلیم پر ہی عمل کیا جاتا ہے۔ عیسائی جج عیسائی گواہوں سے حلف لیتے ہیں۔ اور اسمیں کوئی برائی اور نقص نہیں ہے۔ ایک سچے واقعہ کے متعلق دوسرے کو یقین دلانے اور اطمینان کرنے کے لیے حلف اٹھانے میں کونسا حرج ہے ۞

(۶)

چھٹی مثال یہ بیان کی گئی ہے کہ:۔

"جب آپ کسی خیراتی کام میں چندہ دیں۔ اور خیال کریں کہ دوسروں کو ایسا ہی کرنے کی تحریک کے لیے اس کا ظاہر کرنا مناسب ہے اور آپ اسے ظاہر کر دیں تو آپ اپنے آپکو عیسائی نہ کہیئے کیونکہ حضرت مسیح کا ارشاد ہے۔ کہ تمام خیرات صرف پوشیدگی میں کرنی چاہیئے۔ (جیسا کہ آیا ہے "جب تو خیرات کرے تو جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے" متی باب ۶ آیت ۳-۴) پس آپ کشادہ دلی اور سچائی کے ساتھ اقرار کیجئے۔ کہ کم از کم اس بارے میں آپ خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جن کا مکمل اور فطرتی قانون اجازت دیتا ہے کہ خیرات دونوں طریق سے ظاہرہ بھی اور پوشیدہ بھی جیسا کہ موقع کے مناسب ہو۔ دی جائے"

(۷)

ساتویں مثال یہ پیش کی گئی ہے کہ:۔

"جب آپ مذہبی وعظ کیلئے کہیں جائیں۔ اور خیال کریں کہ کسی قدر روپیہ اپنے پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور آپ کچھ روپیہ اپنے ساتھ لے لیں تو یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن جب آپ ایسا کریں تو اپنے آپ کو عیسائی نہ کہیں کیونکہ یسوع مسیح کہتے ہیں "نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے" (متی باب ۱۰ آیت ۹) پس فراخدلی اور سچائی کے ساتھ آپ اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو کہیں۔ جو ارشاد فرماتے ہیں کہ سفر کے لیئے ضروری اشیاء مہیا کر لو"

اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا یہ نہایت دلچسپ مقابلہ ہے اور چونکہ ایسے امور میں مقابلہ ہے جن سے عام طور پر سب کو واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ہر وہ شخص جو عیسائیت کا پیرو ہو۔ باسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلام کی تعلیم قابل عمل ہے یا عیسائیت کی؟

حج کے لئے جانا چاہیئے

اس سال پھر یہ تحریک ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے کسی کو حج بیت اللہ کے لئے نہیں جانا چاہیئے۔ اور وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مکہ معظمہ سلطان ٹرکی کے قبضہ میں نہیں۔ بلکہ ایک ایسے شخص کے قبضہ میں ہے۔ جس نے ٹرکی سے بغاوت کی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے گذشتہ سال بھی بتایا تھا۔ یہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے۔ جس کے باعث فریضہ حج کی فرضیت ساقط ہو جائے۔ اور ہم معاصر "مسلم" دہلی کے ساتھ اس بارے میں بالکل متفق ہیں کہ:۔

"حج کے لئے یہ کوئی شرط نہیں کہ وہاں خلیفۃ المسلمین کی حکومت ہو۔ یا کوئی غدار حاکم نہ ہو۔ حج تو اس زمانہ میں بھی کیا گیا۔ جبکہ وہاں کفار مکہ جن سے بڑا اسلام کا دشمن اسوقت کوئی نہ تھا قابض تھے چنانچہ سب جانتے ہیں کہ حضرت رسول اکرمؐ نے تسلط کفار کے زمانہ میں عمرہ ادا کیا"

پس بیت اللہ پر خواہ کسی کا قبضہ ہو یا موجود ہے حج سے رکنا جائز نہیں ۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

فلسفۂ صوم و صلوٰۃ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۲۲ء)

سورہ فاتحہ اور آیت شریفہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

تمہید میں نے پچھلے خطبہ میں یہ بات بیان کی تھی کہ احکام الٰہیہ انسان کے نفع کیلئے ہیں یعنی انکی غرض انسان سے کچھ لینا نہیں ہوتا۔ بلکہ کچھ دینا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس آیۃ میں بھی جو میں نے پڑھی ہے۔ روزوں کے فرض کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ متقی ہو جاؤ۔ روزہ سے تم لوگوں کا متقی بنا دینا غرض ہے ؂

حصول شے کیلئے اسکی تعریف معلوم ہونے کی ضرورت روزے کس طرح متقی بنا دیتے ہیں؟ اور تقویٰ کیا چیز ہے؟ ان دو سوالوں کے حل ہونے سے یہ آیت حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب کسی چیز کی تعریف معلوم ہو جائے۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح حاصل ہو سکتی ہے اگر یہ معلوم نہ ہو کہ روٹی کیا چیز ہے تو کسی کے یہ کہنے سے کہ آگ جلاؤ۔ روٹی پکائیں۔ آگ جلانے اور روٹی پکانے کا تعلق معلوم نہ ہوگا۔ فرض کرو کہ جوتی یا کپڑے کا نام روٹی ہوتا تو یہ کہنے پر کہ آگ لاؤ۔ روٹی پکائیں۔ واقف یہ کہنے والے پر ہنسیگا پس اگر کسی چیز کی تعریف معلوم نہ ہو۔ تو اس سے تعلق رکھنے والی باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ فلاں چیز فلاں چیز کے ذریعہ سے کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ قینچی لاؤ۔ روٹی پکائیں تو ناواقف سمجھیں گے کہ قینچی کا روٹی پکانے سے تعلق ہوگا لیکن اگر کسی کو معلوم ہو کہ روٹی پکانے کے لئے پہلے آٹا گوندھتے ہیں پھر آگ جلاتے ہیں۔ تو وہ کہیگا۔ کہ قینچی کا روٹی پکانے سے تعلق نہیں۔ روٹی تو آٹا گوندھ کر آگ پر پکائی جاتی ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ پس ہمیں پہلے مقصد معلوم ہونا چاہئیے۔ پھر تطابق معلوم ہو جائیگا۔ اسلئے ہمیں معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ کس طرح روزوں سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ اس آیت کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے ضرورت ہے کہ یہ بیان کیا جائے کہ اتقاء کیا ہے۔ اتقا۔ وقیٰ سے نکلا ہے۔ وقیٰ کے معنے ہیں۔ کسی چیز کو محفوظ کر دینا۔ بچا دینا۔ اس کے اور ضرر رساں چیزوں کے درمیان روک ہو جانا۔ یا کسی کی اصلاح کر دینا۔ اسے خرابی اور نقص سے بچا دینا۔ یہ وقیٰ کے معنے ہیں۔ کوئی چیز جو اپنی ذات میں بگڑنے کے اسباب رکھتی ہو۔ ان سے اس کو بچا دینا۔ یا ایسی چیزوں سے بچا دینا جو اسے خراب کرنے والی ہوں۔ اتقاء کے معنے ہیں اپنے اندر یہ بات پیدا کرنا یعنے وقیٰ کے جو معنے ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرنا نقصان سے محفوظ ہو جانا۔ دوسری چیزوں کے ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو جانا۔ یا یہ معنے بھی ہونگے کہ اپنے اندر یہ حال پیدا کر لینا کہ جس سے ہماری اندرونی اصلاح ہو جائے ؂

اتقوا اللہ کے معنے پھر اتقوا اللہ کے کیا معنے ہیں یہ کہ ہمارے اور خدا کے تعلقات کے درمیان جو کسی وجہ سے نقص آ سکتا ہے۔ اس سے بچ جانا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ اللہ کوئی ضرر رساں ہے۔ اس سے بچ جانا۔ بلکہ یہ ہیں کہ خدا سے تعلق میں جن باتوں سے ایسا نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ جس پر گرفت ہو۔ اس سے بچنے کو تقویٰ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اس خرابی کو دور کرنا جس سے انسان خدا کی گرفت میں آ جائے یا اندرونی اصلاح کرنا۔ تو عام فہم لفظوں میں یہ مفہوم ہوا کہ تقویٰ اللہ کے معنے ہیں ایسی باتوں سے بچ جانا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتی ہیں۔ یا ان باتوں کو دور کرنا جو انسان کے اندر پیدا ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکاتی ہیں۔ پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے روزے اسلئے مقرر فرمائے ہیں کہ تم ان اشیاء کے حملوں سے بچ جاؤ۔ جو خدا سے ناراضگی بڑھاتی ہیں یا اپنے نفسوں کی ایسی اصلاح کرو کہ خدا کی ناراضگی کے اسباب دور ہو جائیں یا یہ کہ ایسے سامان جو خواہ بیرونی ہوں یا اندرونی۔ جن سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ ان سے بچ جاؤ۔ یہ تقویٰ اللہ ہے ؂

روزہ اور تقویٰ دوسرا سوال یہ ہے کہ روزے کس طرح تقویٰ اللہ کا باعث ہو سکتے ہیں اور کس طرح ان اسباب سے بچا سکتے ہیں جو خدا سے دور کرنیوالے ہوں اس کا جوڑ معلوم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب جوڑ معلوم ہو تبھی کام اچھی طرح ہو سکتا ہے ؂

کارخانۂ عالم امر اور نہی پر چل رہا ہے۔ تعلق بتلانے سے پہلے میں ان اعمال کی تقسیم بیان کرتا ہوں۔ جن سے نیکی اختیار کی جاتی ہے یا جن پر دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بعض کام کئے جاتے ہیں۔ اور بعض نہیں کئے جاتے۔ مثلاً ہم اپنے ماں باپ کو خوش کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے اور ان کے تعلقات مضبوط ہوں۔ مگر وہ تب خوش ہونگے جب ہم ان کے لئے بعض کام کریں اور بعض نہ کریں پھر ہمارا اپنا نفس ہے اسکی تندرستی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ بعض چیزیں ہم کھائیں اور ایک خاص مقدار میں کھائیں اور بعض نہ کھائیں۔ جو کھانے والی ہیں۔ اگر مقررہ مقدار سے کم کھائینگے۔ تو ہماری تندرستی قائم نہیں رہیگی۔ اور جو نہیں کھانیوالی وہ اگر کھائینگے تو بھی صحت نہیں رہیگی۔ اسی طرح دوستوں۔ حاکموں۔ آقاؤں کے ساتھ کرتے ہیں کہ بعض باتیں ان کی خاطر کی جاتی ہیں۔ اور بعض ان کے لئے چھوڑ دی جاتی ہیں۔ فنون سیکھنے کے لئے بھی یہی کرنا پڑتا ہے۔ انسان کوئی فن نہیں سیکھ سکتا۔ جب تک بعض کام کرے اور بعض نہ کرے۔ مثلاً روٹی پکانے سے پہلے ضروری ہے کہ اسمیں مناسب حد تک پانی ڈالے زیادہ نہ ڈالے ورنہ آٹا پتلا ہو جائیگا پھر خاص حد تک اس کو چوڑا اور گول کرے۔ اگر زیادہ بڑھائی جائیگی تو روٹی نہ بنیگی پھر آگ جلائے اور مناسب حد تک جلائے۔ اور زیادہ نہ جلائے تب روٹی پکیگی۔ اسی طرح مثلاً زمیندار ہے اسکو بھی اپنے کام کے انجام دینے کے لئے بعض باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اور بعض سے رکنا پڑتا ہے مثلاً زمیندار ہل چلانے پر مجبور ہے اور مجبور ہے کہ بیج ڈالے لیکن یہ بھی مجبور ہے کہ ایک ہی جگہ اور قریب قریب ملا کر بیج نہ ڈالے یا گھنے درخت کے نیچے بیج نہ ڈالے۔ اگر ملا کر ڈالیگا۔ تو بیج خراب ہو جائیگا۔

تو جتنے کام ہیں سبھی مکمل ہو سکتے ہیں۔ کہ ان کی تکمیل کے لئے بعض کام کئے جائیں اور بعض نہ کئے جائیں۔ اسی طرح خدا سے تعلق تب مضبوط ہو سکتا ہے۔ کہ بعض کام کریں اور بعض نہ کریں۔ کرنے کے کام حرکت چاہتے ہیں۔ اور نہ کرنے کے سکون۔ ان دونوں باتوں اور حالتوں کو پیدا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں احکام دئیے ہیں جن میں سے ایک صلوٰۃ (نماز) ہے اور دوسرا صوم۔ صلوٰۃ کے فعل میں حرکت پائی جاتی ہے۔ اور صوم کے معنے میں رکنا پایا جاتا ہے۔ نماز قائم مقام ہے ان باتوں کی جو کرنے کی ہیں۔ اور روزہ قائم مقام ہے۔ ان باتوں کا جو نہ کرنے کی ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ بس یہی دو احکام ہیں۔ شریعت کے احکام تو بہت ہیں۔ مگر یہ دونوں احکام دونوں قسم کے احکام کے لئے مرکزی نقطہ اور قائم مقام ہیں۔ یعنی کرنے کے احکام صلوٰۃ کے ماتحت آجاتے ہیں۔ اور نہ کرنے کے احکام صوم کے ماتحت اور ان دونوں سے تقویٰ اللہ پیدا ہوتا ہے جب تک یہ دونوں طرح کے احکام نہ بجا لائے جائیں۔ تقویٰ اللہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ نماز پڑھنے کا یہ مطلب ہے کہ میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں اور روزے رکھنے کا یہ مدعا ہے۔ کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت یہ کام چھوڑتا ہوں۔ نماز کا چونکہ یہاں ذکر نہیں اسلئے میں اس کی تفصیل چھوڑتا ہوں۔ اور روزے کو لیتا ہوں۔ روزے میں حکم ہوتا ہے۔ کہ یہ نہ کرو وہ نہ کرو۔ مثلاً حکم ہوتا ہے کہ روٹی نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو۔ بیوی خاوند کے تعلقات کے پاس نہ جاؤ۔ اور نماز میں حکم ہوتا ہے۔ وضو کرو اور اس طرح کرو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ اور یوں کھڑے ہو۔ اور فلاں سمت کو کھڑے ہو جھکو اور یوں جھکو وغیرہ۔ گویا نماز میں کرنے اور روزہ میں نہ کرنے کا حکم ملتا ہے۔

مشق کی ضرورت

جس طرح نماز میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا کہ جو کرو ہمارے حکم سے کرو۔ اسی طرح روزہ میں حکم دیا۔ کہ جو کچھ نہ کرو۔ ہماری ممانعت سے نہ کرو۔ اس طرح کوئی انسانی فعل نہیں جو خدا کے تصرف سے باہر رہتا ہو۔ انسان جو کام کرے خدا کے امر کے ماتحت اور جو نہ کرے وہ خدا ہی کی نہی کے ماتحت۔ اس طرح انسان کے تمام اعمال کو خدا کے تصرف کے نیچے لایا گیا ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر یہ عادت اور یہ قدرت پیدا کرے۔ کہ وہ جو کام کرتا ہے۔ خدا کے لئے کرتا ہے۔ اور جس سے باز رہتا ہے خدا کے حکم سے باز رہتا ہے۔ نماز اور روزہ اس بات کی مشق کے لئے ہیں۔ اور ہر کام کے لئے مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ سپاہیوں کو مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ ان سے خندقیں کھدواتے ہیں۔ چاند ماری کراتے ہیں۔ حالانکہ ان کے سامنے اس وقت دشمن نہیں ہوتا۔ ان تمام کاموں سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ مشق ہو۔ کیونکہ بغیر مشق کے دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ مثلاً لوگ روزانہ معماروں اور نجاروں کو کام کرتے دیکھتے ہیں۔ اور بہت سے خیال کرتے ہیں کہ یہ کام سہل ہے۔ اور ہر شخص آسانی سے اینٹیں لگا سکتا ہے۔ اسی طرح بڑھئی کے کام کے متعلق سمجھتے ہیں کہ ہم بھی لکڑی کاٹ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ نہیں ہو سکتا جب تک مشق نہ ہو۔ نہ لکڑی کاٹی جا سکتی ہے۔ اور نہ اینٹیں لگائی جا سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جبکہ میری عمر چھوٹی تھی۔ ہمارا ایک مکان بن رہا تھا۔ مستری لگے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اپنے اوزاروں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اس وقت باہر گئے ہوئے تھے۔ میں لکڑی کاٹنا معمولی بات سمجھ کر تیشہ سے لکڑی کاٹنے لگا۔ لیکن میرے ہاتھ پر اس سے آدھ انچ زخم لگ گیا۔ جس کا ابتک نشان ہے۔ چونکہ مشق نہ تھی۔ تیشہ بجائے اصلی جگہ پر پڑنے کے ادھر ادھر پڑتا تھا۔

لطیفہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ کوئی امیر زادہ تیر اندازی سیکھنے لگا۔ جس نشان پر وہ تیر پھینکتا تھا تیر بجائے اس پر پڑنے کے ادھر ادھر جاتا تھا۔ ایک فقیر جو دور سے اس نظارہ کو دیکھ رہا تھا۔ اپنی جگہ سے اٹھا اور نشانہ پر آبیٹھا۔ امیر زادہ کے مصاحبین نے ڈانٹا کہ کیا تمہاری موت آگئی ہے۔ اور تمہیں زندگی دوبھر معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہدف پر آبیٹھا ہے فقیر نے کہا زندگی کی خواہش ہی تو یہاں لائی ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تیر ادہر ادھر تو پڑتے ہیں اگر نہیں پڑتے تو نشانہ کی جگہ پر نہیں پڑتے۔ تو ناواقف خواہ کسی کام کی نیت بھی کرے۔ تو بھی مشق کے بغیر خلوص نیت کبھی کچھ کام نہیں دے سکتا۔ مثلاً اگر کسی شخص کے بیٹے پر اسکا دشمن تلوار اٹھائے اور اس شخص کے پاس بندوق ہو۔ مگر اسکو چلانے کی مشق نہ ہو۔ ایسی حالت میں بیٹے سے محبت کی وجہ اور اسکو بچانے کی نیت سے دشمن پر بندوق چلائے تو بجائے دشمن کے ممکن ہے بیٹے ہی کو مار ڈالے۔ اور اس طرح اس کا بیٹا بجائے دشمن کے ہاتھ سے مرنے کے باپ ہی کے ہاتھ سے مارا جائے۔ برخلاف اسکے مشاق لوگ بطور تماشہ اپنے بچے کے سر پر سیب رکھکر گولی سے اڑا دیتے ہیں۔ اور بچے کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ یہ محض تماشہ کے لئے اپنے پیارے بچہ کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ اور بچا لیتے ہیں مگر ناواقف باوجود خطرے سے نکالنے کی نیت اور ارادے کے اسکی جان لے لیتا ہے۔ اسی طرح سپاہی چند روپیہ لیکر مشق کی بنا پر دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور ایسے ایسے لوگوں کو گرا دیتا ہے۔ جو اس سے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں لیکن جسکو مشق نہ ہو وہ اپنی جان کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تیراک کی مثال ہے وہ محض تفریح یا گرمی میں چند منٹ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے تیرتا ہے۔ مگر ایک دوسرا شخص جو تیرنا نہیں جانتا وہ اگر دریا میں پڑ جائے تو اپنی جان کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔ سمندر کے کناروں پر بعض اقوام کے بچے پیسہ دو پیسہ کے لئے غوطہ لگاتے ہیں۔ لوگوں کو کہتے ہیں کہ پانی میں پیسے ڈالو ہم نکال لینگے۔ اور قبل اس کے کہ پیسہ زمین پر جائے نکال لاتے ہیں۔ مگر ایک دوسرا شخص جو تیرنا نہیں جانتا۔ اپنے ڈوبتے ہوئے بیٹے کو نہیں بچا سکتا۔ اور اگر ڈوب چکا ہو۔ تو اس لئے اپنے مردہ بچہ کی لاش بھی نہیں نکال سکتا۔ کہ خشکی پر دفن کر سکے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جن کو کسی کام کی مشق ہو ان کے نزدیک مشکل سے مشکل کام آسان ہوتا ہے۔ اور جن کو مشق نہ ہو وہ خطرہ کے وقت اپنی یا اپنے بچہ کی عزیز جان باوجود کوشش کے بھی نہیں بچا سکتے۔

صوم وصلوٰۃ مشق ہی

پس شریعت نے جو احکام دئے ہیں۔ ان میں بعض کرنے کے متعلق ہیں۔ اور بعض نہ کرنے کے متعلق اور ان کا مرکز نماز اور روزہ ہیں۔ تاکہ انسان ان کے ذریعہ اس بات کی مشق

کہ جب کوئی خدا کا حکم آئیگا۔ تو میں وہ بجا لاؤں گا۔ اور جس کام سے رُکنے کے متعلق حکم آئے گا۔ اس سے رُک جاؤنگا۔ جب یہ مشق ہوگی۔ تو وقت پہ کامیاب ہوگا۔ اور اگر مشق نہیں ہوگی۔ تو موقع آنے پر رہ جائیگا ۔

دیکھو جب سپاہی سے خندق کھدوائی جاتی ہے۔ اسوقت اگر کوئی کہے۔ کہ یہ کیا فضول حرکت ہے۔ کونسا اس کے سامنے دشمن آگیا ہے۔ تو یہ اس کی نادانی اور ناواقفی ہوگی۔ کیونکہ سپاہی سے خندق کھدوانا اور چاندماری کرانا اور محنت کے کام لینا اس کے قدم کو جنگ میں مضبوط کر دیتا ہے۔ اور جب موقع آتا ہے۔ تو انہی خندقیں کھودنے اور چاندماری کرنے کی وجہ سے دشمن سے خوب مقابلہ کرتا ہے۔ لیکن جو آرام کرتے ہیں۔ اور ان کو مشق نہیں ہوتی۔ وہ لڑائی میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مشہور ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کہاں تک درست ہے۔ کہ ایک بے وقوف بادشاہ کو خیال آیا۔ کہ فوجوں پر بہت روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ کیوں نہ فوجوں کو توڑ دیا جائے۔ اور وقت ضرورت قصائیوں سے کام لیا جائے۔ یہ بھی تو خون بہاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فوجیں توڑ دی گئیں۔ اس کا جب غنیم کو علم ہوا۔ تو وہ چڑھ آیا۔ اور بادشاہ نے ملک کے قصائی جمع کر کے انہیں مقابلہ کے لئے بھیجا۔ لیکن وہ واپس بھاگ آئے۔ جب بادشاہ نے بھاگ آنے کی وجہ پوچھی۔ تو کہا۔ بادشاہ سلامت وہ تو نہ رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا۔ اندھا دھند مارتے چلے جاتے ہیں۔ ہم وہاں کیا کر سکتے ہیں۔ چونکہ سپاہی مرنا اور مارنا دونوں باتیں جانتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے۔ کہ میں دشمن کو نہیں مار سکتا۔ تو ملک کی حفاظت کے لئے خود مر جاتا ہے۔ اور بھاگنے کی نسبت مرجانا بہتر سمجھتا ہے۔ مگر قصائی آرام سے چھری تیز کر کے دوسرے کو ذبح کرنا ہی جانتا ہے۔ اسلئے وہ دوسرے کے مقابلہ میں کب کھڑا ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں بھی شریعت نے مشق کرائی ہے۔ جس میں یہ شرط ہے۔ کہ انسان نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے ہوئے نیت کرے کہ خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کرتا ہوں۔ اور جب یہ مشق پختہ ہو جائے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے لئے خواہ کچھ کرنا پڑے آسانی سے کر سکیگا ۔

یہ مت کہو کہ نماز پڑھنے والا خدا کے لئے وطن کیسے چھوڑ دیگا۔ چونکہ اسے خدا کے لئے کام کرنے کی عادت ہوگی۔ جب خدا کے لئے اسے وطن چھوڑنا پڑیگا تو چھوڑ دیگا۔

دیکھو فوج میں چاندماری کراتے ہیں تو سامنے آدمی نہیں ہوتے بلکہ ایک تختہ ہوتا ہے۔ مگر اسکی پڑی ہوئی مشق دشمن کے مقابلہ میں کام آتی ہے۔ نماز سے یا چاندماری سے غرض اس قسم کا کام کرنے کی عادت یا مشق کرانا ہوتی ہے۔ دیکھو جب بچہ مٹی کھاتا ہے۔ یا کوئی ایسا کام جو اخلاق کے خلاف ہے کرتا ہے۔ یا زمین پر بیٹھتا ہے۔ اور تم روکتے ہو۔ تو اس سے تمہاری یہ غرض نہیں ہوتی کہ بڑا ہو کر زمین پر نہ بیٹھے یا مٹی نہ کھائے کیونکہ یہ کام تو وہ بڑا ہو کر خود بخود چھوڑ دیگا۔ ہاں اس طرح تم اس سے نافرمانی کی عادت نکلتے اور فرمانبرداری کی مشق کراتے ہو۔ پس یہ مشق اس کام کی نہیں۔ بلکہ فرمانبرداری کی مشق ہے۔ اسی طرح نماز سے غرض نماز کی مشق نہیں۔ بلکہ خدا کے لئے کام کرنے کی مشق ہے کہ جو کام کرے خدا کے لئے کرے۔ اور روزہ سے یہ غرض ہے۔ کہ جو کام چھوڑے۔ وہ خدا کے لئے چھوڑے۔ اور اسکو آئندہ جو کام بھی کرنا پڑے یا چھوڑنا۔ خدا ہی کی رضا کے لئے کرے یا چھوڑے۔ روزہ کی مشق میں خدا کے لئے کاموں سے رُکنے کی مشق کرانا مدنظر ہے اور نماز میں خدا کے لئے کام کرنے کی مشق کرانا مدنظر ہے

روزے کے ذاتی فوائد بھی ہیں۔ وہ انشاء اللہ اگلی دفعہ بیان کرینگے۔ فی الحال یہ سمجھو۔ کہ جیسا فوجوں میں مشق کرائی جاتی ہے۔ اور ان کو حکم ہوتا ہے "مارچ" تو وہ چل پڑتے ہیں۔ اور جہاں رُکنا ہوتا ہے۔ وہاں کہدیا جاتا ہے "ہالٹ"۔ تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اس مارچ اور ہالٹ سے اسبات کی مشق کرانا مدنظر ہوتا ہے۔ کہ جب کام کرنے کا حکم دیا جائے۔ کرو۔ اور جب کام سے رُکنے کا حکم دیا جائے۔ رک جاؤ۔ اسی طرح نماز سے کام کرنے کی مشق کرانا اور روزے سے رکنے کی مشق مدنظر ہے گویا کہ یہ بھی مارچ اور ہالٹ کی طرح دو حکم ہیں۔ یہ دونوں احکام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور ان دونوں کے فوائد ہیں ان سے مشق کرائی جاتی ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ انسان جانتا ہو۔ کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت کام کر رہا ہوں۔ لیکن اگر نماز اس نیت سے نہ پڑھی جائیگی۔ کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت پڑھتا ہوں۔ اور روزہ اس نیت سے نہیں رکھا جائیگا۔ کہ میں خدا کے حکم سے رکھتا ہوں تو یہ مشق نہ ہوگی ۔

پس نماز اور روزے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنے اور خدا تعالیٰ کیلئے کاموں سے رُکنے کی مشق ہوتی ہے۔ اور جب کوئی ایسا موقع آتا ہے۔ جہاں خدا کا یہ حکم ہوتا ہے کہ یہ کام کرو۔ وہاں آسانی اور خوشی سے وہ کام کر سکتا ہے۔ اور جہاں خدا کا یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ اس کام سے رُک جاؤ۔ وہاں آسانی سے رُک سکتا ہے۔ علاوہ ازیں روزے کے ذاتی فوائد بھی ہیں۔ جو انشاء اللہ اگر توفیق ملی تو اگلی دفعہ بیان کروں گا ۔

تبلیغی کامیابی کا راز

احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ احمدیہ جماعت کا نصب العین تبلیغ اسلام ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے لٹریچر ایک اشد ضروری ہتھیار ہے۔ لیکن افسوس جتنا یہ ضروری مسئلہ تھا۔ اتنی اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھنے والا انسان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ کے زمانہ حیات کے لٹریچر اور آجکل کے لٹریچر کی لکھائی چھپائی اور طرز تالیف میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ سب احباب کی کم توجہی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ حضرت اقدس کی تالیفات کا نمونہ موجود ہوتے ہوئے پھر لٹریچر کا یہ حشر ہو ۔

احمدیہ لٹریچر کی اہمیت احباب پر خوب روشن ہے کہ یہ لٹریچر نہ صرف موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ بلکہ قیامت تک قومیں اس کی محتاج رہینگی اور ان کی نگاہ اسوقت ہمارے ان اعمال پر ہوگی۔ اگر

ہم نے اپنی ذمہ داری کو آج احسن طریقہ سے ادا نہ کیا تو یہ امر یقیناً آنے والی نسلوں کے لئے مایوس کن ہوگا پھر کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا لٹریچر جس کی دنیا کو قیامت تک ضرورت ہے۔ ایسی ردی حالت اور ردی کاغذ پر شایع کیا جائے۔ جو دس بیس سال تک بھی بمشکل قائم رہ سکے۔ ابھی نصف صدی گذرنے نہیں پائی۔ کہ سینکڑوں رسالے بالکل مفقود ہو چکے ہیں۔ اور بعض حضرت اقدسؑ کی کتب نایاب ہو گئی ہیں۔ لیکن احباب جماعت ہیں کہ اس طرف ذرا توجہ نہیں فرماتے ؛

دوسری طرف ہر ایک احمدی بھائی کی یہ دلی خواہش ہے کہ احمدیہ لٹریچر دنیا کی تمام مشنری قوموں سے بلحاظ لکھائی چھپائی کے ویسا ہی اعلےٰ اور برتر ہو جیسا کہ وہ نفس مضمون میں سب سے اعلےٰ پایہ کا ہے۔ پس ان عظیم الشان مقاصد کے حصول کے لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ محکمہ تالیف و اشاعت کو مزید تقویت دی جائے اور ان چند ایک شرائط پر کاربند ہوا جائے۔ اور اگر محکمہ تالیف و اشاعت سرگرمی سے اس کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے۔ اور احباب فوری توجہ کریں۔ تو انشاء اللہ ہمارا لٹریچر جو سب دنیا کے علوم سے اعلےٰ ہے اعلیٰ لباس میں بھی دنیا کے سامنے پیش ہو سکیگا۔ وہ شرائط یہ ہیں :-

(۱) تمام وہ لٹریچر جو احمدی احباب تصنیف فرماویں (گو کسی موضوع پر ہو) محکمہ تالیف و اشاعت میں روانہ فرمائیں اور محکمہ مذکور بعد ملاحظہ و تصحیح ضرور رسالہ اشاعت کے لئے مہیا کرے۔ اور کوئی کتاب یا رسالہ بغیر محکمہ مذکور کے پاس کرنے کے احمدیہ لٹریچر پر شایع نہ ہو ؛

(۲) تمام مصنفین علاوہ ان کے جن کی گذران ہی تصانیف پر ہو۔ اپنی تمام تصانیف کو محکمہ تالیف و اشاعت کے لئے وقف کریں۔ اور وہ روپیہ جسے کہ وہ اس کے شایع کرنے کے لئے الگ کر چکے ہیں۔ وہ بھی محکمہ مذکور میں روانہ فرمائیں اور یہ محکمہ ان کے نام پر اپنی طرف سے شایع کریگا۔ اور حسب ضرورت یہ رسالے مبلغین کے ذریعہ عوام میں تقسیم کئے جائینگے

(۳) محکمہ اشاعت تمام ایسی کتب سلسلہ کو ایک [illegible] سائز پر شایع کریگا۔ تا حفاظت کتاب جلد سازی وغیرہ اور لائبریری کے کام میں سہولت ہو موجودہ حالت ہرگز ایسی نہیں کہ کتابیں مجلد کی جا سکیں اور محفوظ ہو سکیں ؛

(۴) ہر ایک کتاب جس پر محکمہ تالیف کی تصدیق نہ ہو کوئی احمدی نہ خریدے۔ تا معلوم ہو کہ یہ کتاب سلسلہ عالیہ کی منظوری سے شائع ہوئی ہے یا نہیں۔ چونکہ اللہ نے ہمیں ایک قوم بنایا ہے۔ اسلئے ہمارے سب کام مرکز سے وابستہ ہونے چاہئیں۔ اور ہم پر محکمہ جات کی تابعداری فرض ہے۔ اور ان محکموں کے بقا میں ہماری کامیابی کا راز وابستہ ہے۔

(۵) ہر ایک کتاب کی قیمت محکمہ تالیف سے مقرر ہونی چاہیے جس کا اعلان محکمہ تالیف سے ہوا کریگا۔ اور کوئی شخص اس سے زیادہ قیمت لینے کا ہرگز مجاز نہ ہوگا۔ موجودہ حالت ایسی ہے۔ کہ جو کوئی چاہتا ہے۔ رسالہ کی قیمت طلب کر لیتا ہے۔ اور تبلیغ کے مقصد کو ہرگز مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

اس طرح پر جب محکمہ تالیف و اشاعت میں سب کتب شایع ہونگی۔ تو وہ ایک سائز اور ایک ترتیب پر ہونگی۔ اور کاغذ اور لکھائی اور چھپائی کا بندوبست اعلیٰ ہو سکیگا۔ کیونکہ محکمہ مذکور ان سب امور کا ذمہ وار ہوگا۔ علاوہ اس کے مضمون کتاب ہر ایک قسم کی غلطی سے پاک ہوگا۔ بلحاظ ایک انتظام کے ماتحت درست ہو سکے۔ ورنہ فرداً فرداً شایع کرنے میں بہت حد تک غلطیوں کا احتمال ہے جو کہ بعد میں آنیوالی نسلوں کے لئے موجب ٹھوکر ہو سکتی ہیں۔ اور تمام کام یکجا ہونے کی وجہ سے قومی مفاد میں ترقی کا موجب ہوگا

تبلیغ میں اسوقت ایک بڑا رخنہ ڈالا گیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ بعض احباب دس بیس صفحے کا ایک رسالہ تبلیغی شائع کرتے ہیں۔ اور اسکو ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں۔ اور علاوہ لاگت کے اس پر اتنا منافع رکھتے ہیں کہ وہ ناقابل تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور ہرگز تبلیغ کے کام نہیں آتا بوجہ زیادہ قیمت ہونے کے اور بعض اوقات کتب فروشوں کی دکان کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے ؛

ایک مشنری قوم کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ ایسے رسائل کو ذریعہ معاش بنائے۔ وہ وہ کونسی چیز ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح وہ مبلغین کے راستوں میں روکاٹیں ڈالتے ہیں کیونکہ تبلیغ چاہتی ہے کہ رسالے لاکھوں کی تعداد میں مفت لوگوں کے ہاتھ میں پہنچائے جائیں۔ لیکن یہاں غریب مبلغ سے زر طلب کی جاتی ہے۔ اور اگر وہ زردار نہیں تو تبلیغ کا کام نہیں کر سکتا۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ بعض مصنفین کتب یا رسالے تبلیغ کے لئے نہیں لکھتے۔ بلکہ صرف روپیہ کمانے کی خاطر اور انہیں ذرا پرواہ نہیں کہ تبلیغ سہولت سے ہو یا جبر سے۔ انہیں اپنی مطلوبہ رقم درکار ہے۔

بالآخر میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب جو رسالہ یا کتاب تصنیف فرماویں۔ فوراً محکمہ تالیف و اشاعت میں روانہ کریں اور جب وہ چھپ کر تیار ہوں۔ تو فوراً صرف کاغذ اور لکھائی چھپائی کی قیمت پر احمدیہ بک ڈپو سے طلب فرماویں کیونکہ بک ڈپو محکمہ تالیف و اشاعت کے ماتحت کھولا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تالیف و اشاعت بوجہ جماعت میں تبلیغ کے ذمہ وار ہونے کے کسی قسم کے نفع کی امید نہیں رکھ سکتا۔ اور عوام میں کثیر تعداد میں مفت تقسیم کریں۔ ورنہ یاد رہے کہ وقت فرصت ہاتھ سے جا رہا ہے۔ اور تبلیغ کا کام اگر دوکانداروں کے شایع کردہ رسالوں پر منحصر رکھا گیا تو مجھے ڈر ہے۔ ہماری منزل ہم سے دور ہوتی جائیگی۔ اور جماعت کے احباب میں مفت اشاعت کا ایثار مفقود ہو جائیگا ؛

احباب جماعت اور مصنفین صاحبان پر واضح ہے کہ مبلغین اسقدر دولتمند نہیں ہیں کہ چھوٹے سے لیکر بڑے رسالہ تک نہ صرف خرید کریں۔ بلکہ ایک زر کثیر مصنفین قوم کو نفع میں دیں۔ بلکہ مبلغین کا کام یہ ہے کہ قوم انہیں مفت رسالے مہیا کرے۔ اور وہ آگے دنیا میں پہنچائیں۔ اور جب تک ایسا نہیں کیا جائیگا۔ تو مبلغ اپنا پورا کام قوم کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ اور ہماری کوششیں پورے پھل نہیں دے سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سلسلہ کی بہبودی کے فوائد اپنی رحمت سے عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی تبلیغی سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

سحری کا وقت

ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ارقام فرمایا:۔

”سحری کا وقت مقرر ہے۔ اذان سے اس کا تعلق نہیں جب مشرق کی طرف روشنی پھیلنے لگے۔ اور ادھر کے ستارے کم روشن ہو جائیں تو کھانا چھوڑ دینے کا وقت ہے۔ اذان خواہ پہلے ہو یا پیچھے“

ٹیریٹوریل کمپنی میں بھرتی

احمدی احباب کی اطلاع کے لئے تمام انجمن ہائے جماعت احمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ عید الفطر کے بعد پوری کوشش سے ٹیریٹوریل فوج کی بھرتی کا انتظام کریں پہلے تمام اضلاع کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ اب پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ انبالہ سے لیکر سیالکوٹ ۔ سرگودھا۔ لائل پور تک جالندھر کے مرکز میں تعلیم موسم سرما میں دی جائیگی۔ تمام انجمنوں میں جو کارکن منتخب یا سکرٹری نظارت اُمور عامہ کا تقرر ہوا ہو۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے حلقہ میں تمام احمدیوں کو جو ملازم سرکار نہ ہوں بھرتی کے لئے آمادہ کریں۔ اور ان کی فہرست معہ پورے پتہ اور دینی حالت کے لکھ کر مجھے ایک ماہ کے اندر بھیجدیں۔ ۳۰ جون تک فہرستیں خوشخط آنی ضروری ہیں۔ پھر جہاں جہاں سہولت اور آرام سے لوگ بھرتی ہو سکینگے۔ افسر صاحب کمانڈنگ کی خدمتیں درخواست کی جائیگی۔ کہ وہیں پہنچکر بھرتی کریں۔ مثلاً ضلعوں کا صدر مقام یا اسٹیشنوں پر۔ لیکن افسر صاحب کمانڈنگ ایسی جگہ نہیں جائینگے۔ جہاں ۲۰ سے کم احمدی جمع ہوں۔ بھرتی کے شرائط سرکاری پہلے سے شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۸ سے ۳۵ سال تک عمر کے لوگ لئے جاتے ہیں۔ لیکن میری طرف سے یہ شرط ہے کہ نیک چلن اور دیندار احمدی بھرتی کئے جائینگے کسی ایسے شخص کو بھرتی نہیں کیا جائیگا۔ جس کی بابت کارکنان مقامی کی رائے اچھی نہ ہو۔ کیونکہ اس میں جماعت بدنام ہوتی ہے۔ جو انجمنیں یا جماعتیں اسمیں خصوصیت سے حصہ لینگی۔ ان کے نام حضرت صاحب کے حضور میں خصوصاً اور حکام ضلع اور پنجاب گورنمنٹ میں بھی بشرط ضرورت پہنچائے جائینگے۔ اُمید ہے کہ احباب پورے جوش سے کام لیں گے۔ ابھی تک صرف مرکزی جماعت قادیان نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ ملازمان سرکار کے لئے علیحدہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ جو حسب ذیل ہے :-

ترجمہ چٹھی نمبری 14/2 جالندھر مورخہ ۲۶ اپریل ۲۲ء بجانب ایڈجوٹنٹ اول ٹیریٹوریل ۲۵ پنجابیز کمانڈنگ آفیسر میجر الیس - ڈبلیو فینس صاحب بہادر بنام ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

جناب من! بجواب چٹھی نمبری ۲۳۳ ، ۱۲/۲ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء عرض ہے۔ کہ جو احکام اب تک اس معاملہ میں تاحال صادر ہوئے ہیں۔ حسب ذیل ہیں:-

ٹیریٹوریل فوج میں ملازمان سرکاری کی بھرتی کا مسئلہ لوکل گورنمنٹ یا محکمہ جات کے افسران اعلیٰ کے فیصلہ پر منحصر ہے۔ حکام فیصلہ کنندگان کو ملازمان سرکاری کے بھرتی ہونے سے جو دشواریاں لاحق ہوں۔ ان کا صحیح اندازہ کرنا چاہیئے۔ اور کوئی ملازم سرکار جب تک کہ آفیسر محکمہ کی اجازت حاصل نہ کرلے۔ بھرتی نہیں ہو سکتا۔ یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ والنیٹر فوج کے اُصولوں پر ٹیریٹوریل فوج کی خدمت کی صورت میں بھی سول رخصتوں اور پنشن کے حقوق قائم رہینگے گورنمنٹ کی خدمت میں یہ مسئلہ احکام ضابطہ کی اجراء کیلئے پیش کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ جو تنخواہ بحالت ٹریننگ حاصل کی جائیگی۔ وہ سول تنخواہ کے علاوہ ہوگی۔ لیکن جب کام پر جانا ہوگا۔ تو تنخواہ یا سول یا فوجی دونوں میں سے جو زیادہ ہوگی۔ وہ دی جائیگی۔ دوسری رعایات جو فوج میں ہوتی ہیں۔ مثلاً راشن۔ وہ علاوہ تنخواہ کے ہونگے"۔

نیازمند :- اُمور عامہ - قادیان۔

فہرست نومبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ فروری ۱۹۲۲ء

۱۸۸ - حاجی موسیٰ صاحب ضلع مظفر گڑھ
۱۸۹ - عبدالحمید خان صاحب ہوشیارپور
۱۹۰ - خیردین صاحب سیالکوٹ
۱۹۱ - محمد فاضل صاحب شاہ پور
۱۹۲ - فضل الدین صاحب " "
۱۹۳ - اہلیہ " " " "
۱۹۴ - فیروز الدین صاحب کوہاٹ
۱۹۵ - عبدالرحمن صاحب گجرات
۱۹۶ - خیر محمد صاحب سندھ
۱۹۷ - مسماۃ فرحت بی بی - کٹک
۱۹۸ - عبدالغفور صاحب - اڑیسہ
۱۹۹ - مصاحب خان صاحب "
۲۰۰ - شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور
۲۰۱ - محمد حبیب صاحب - بھاگلپور
۲۰۲ - ابراہیم صاحب - لائل پور
۲۰۳ - محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
۲۰۴ - احمد جان صاحب کشمیر
۲۰۵ - عبدالکریم صاحب ضلع جالندھر
۲۰۶ - محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ
۲۰۷ - جمعدار محمد خان صاحب جہلم
۲۰۸ - ملک الدین صاحب گورداسپور
۲۰۹ - اللہ بخش صاحب " "
۲۱۰ - حلیم شاہ صاحب گجرات
۲۱۱ - مسماۃ عظمت بی بی شیخوپورہ
۲۱۲ - مسماۃ عمر بی بی " "
۲۱۳ - اہلیہ ڈاکٹر مطلوب خان صاحب کانگڑہ
۲۱۴ - کریم بخش صاحب لاہور
۲۱۵ - مسماۃ زینب بی بی مظفر گڑھ
۲۱۶ - سید اختر صاحب مظفر گڑھ
۲۱۷ - مستری سلطان احمد صاحب سیالکوٹ
۲۱۸ - نواب دین صاحب - کوٹ آغا
۲۱۹ - عبدالحمید خان صاحب کیمبل پور
۲۲۰ - بلقیس بی بی - راولپنڈی
۲۲۱ - نواب بی بی "
۲۲۲ - جلال الدین صاحب جالندھر
۲۲۳ - شیخ حسن صاحب حیدرآباد دکن
۲۲۴ - محمد فیض الحسن صاحب - کوہاٹ
۲۲۵ - سلطان احمد صاحب شاہ پور
۲۲۶ - عبدالجبار صاحب - حیدرآباد دکن
۲۲۷ - حکیم الدین صاحب جہلم
۲۲۸ - محمد شریف صاحب گوجرانوالہ
۲۲۹ - اللہ رکھا صاحب " "
۲۳۰ - احمد دین صاحب " "
۲۳۱ - ہمشیرہ مرزا فیض احمد لاہور
۲۳۲ - والدہ صاحبہ " "
۲۳۳ - غلام محمد صاحب کانگڑہ
۲۳۴ - مسماۃ حسان گورداسپور
۲۳۵ - مسماۃ بھری " "
۲۳۶ - شیخ غلام محمد صاحب پٹیالہ
۲۳۷ - شیخ احمد دین صاحب "
۲۳۸ - شیخ علم دین صاحب "
۲۳۹ - صندل خان صاحب گجرات
۲۴۰ - ابراہیم صاحب سیالکوٹ
۲۴۱ - محمد شفیع صاحب پشاور
۲۴۲ - غلام محمد صاحب - جالندھر
۲۴۳ - اہلیہ صاحبہ عبدالرحمن صاحب پٹیالہ
۲۴۴ - امام الدین صاحب "
۲۴۵ - اہلیہ عبدالرحمن صاحب کانپور

ماہ مارچ ۱۹۲۲ء

۲۴۶ - غلام محمد صاحب سیالکوٹ
۲۴۷ - محمد دین صاحب " "
۲۴۸ - چوہدری کرم دین صاحب شیخوپورہ
۲۴۹ - برکت علی صاحب - لاہور
۲۵۰ - محمد علی صاحب - کوئٹہ
۲۵۱ - مالک صاحب - سیالکوٹ
۲۵۲ - سر بلند صاحب - سیالکوٹ
۲۵۳ - والدہ علی محمد صاحب "
۲۵۴ - عبدالرحمن صاحب - کشمیر
۲۵۵ - عبداللطیف صاحب "
۲۵۶ - مولوی محمد الٰہی صاحب "
۲۵۷ - دولت بی بی رشید پور

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

ظفروال مقام نارووال

بوٹا مل۔ سائیداس۔ برکت رام نابالغان پسران میگراج قوم مہاجن برفاقت گھسیٹا مل دادا خود ساکن جسٹر تحصیل ظفروال مدعیان

بنام

کبیر سنگھ ولد بھگو قوم جٹ ساکن کالو پٹا تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعویٰ مالیتی ۱۹ روپے تمسک

بنام کبیر سنگھ ولد بھگو قوم جٹ ساکن کالو پٹا تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تم ۲۲ ؍ ۶ ؍ ۱۹۲۲ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر — مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

ظفروال مقام نارووال

لالا رام لبھایا پسر متبنیٰ گوپی رام قوم کھتری ساکن وادو تحصیل ظفروال مدعی

بنام

سعدا ولد راجا قوم آرائیں ساکن سرائے عالمگیر وارد صوبا سنگھ والا متصل تلونڈی جالہ تحصیل لائلپور د ماہی ولد کرم الدین۔

دعویٰ مالیتی ۱۲ روپے برئے تمسک

بنام سعدا ولد راجا قوم آرائیں ساکن سرائے عالمگیر وارد صوبا سنگھ والا متصل تلونڈی جالہ تحصیل لائلپور

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲۲ ؍ ۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر — مہر عدالت

پیٹ کی جھاڑو (رجسٹرڈ):- یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے سترہ برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصول ڈاک عہ

المشتہر سید عبدالعزیز ہوٹل قادیان پنجاب

التجاء دعا

بندہ قریباً آٹھ ماہ سے مختلف تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب میرے لئے صدق دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ آمین

عبدالعزیز اودرسیر احمدی۔ حال ویلور مدراس

تفسیر القرآن

سورہ نور کی مکمل و مفصل تفسیر فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

معارف و حقائق کا بیش بہا خزانہ ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے احباب فوراً طلب کریں۔ قیمت ایک روپیہ۔

احسانات مسیح موعودؑ ہر مذہب و ملت پر آپ کے احسانات کا ولولہ انگیز پیرایہ میں ذکر قیمت ۱؍

پتہ:- دفتر الفضل قادیان

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم الامۃ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ گردوں کیلئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیابند۔ جالا پھولا۔ ٹیرپال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵؍

مست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صحت مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و دیوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کو استعمال کرے۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸؍ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ سوداگر قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

حاجیوں کی روانگی کا انتظام

گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے اطلاع پہنچی ہے کہ حاجیوں کی روانگی کے سلسلہ میں میسرز ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی نے بمبئی سے براستہ کراچی حاجیوں کے جہازوں کو ہر دس یا پندرہ دن کے بعد روانہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بشرطیکہ کافی حاجی مل جائیں۔ جہازوں کے نام بعد میں اعلان کئے جائینگے۔ شرح کرایہ حسب ذیل ہے۔

	واپسی بغیر کھانے کے	ایک طرف کا بغیر کھانے
فسٹ کلاس	۵۵۰ روپیہ	۳۷۵ روپیہ
سیکنڈ کلاس	۴۵۰ "	۲۹۰ "
فرش سیلون	۳۵۰ "	۲۲۵ "
عرشہ	۱۶۵ "	۱۰۰ "

اَر۔ ٹی۔ ای۔ ہار
جونیر اسسٹنٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

پنڈت مالوی جی کے لئے حکومت پنجاب کا امتناعی حکم

مری۔ ۱۲ر مئی۔ حکومت پنجاب نے جناب پنڈت مالوی جی کو منٹگمری اور ڈیرہ غازیخان کے جیلخانوں میں جانے کی اجازت دینے سے اسلئے انکار کردیا ہے۔ کہ وہ خود قیدیوں سے بدسلوکی کئے جانے کے بیان کردہ واقعات کی تحقیقات کریگی۔ اور لکھا ہے کہ انسپکٹر جنرل جیلخانجات ہی ان شکایات کی تحقیق کرینگے دوسرے شخصوں کا اس طرح تحقیقات کرنا خلاف قاعدہ ہے

مسٹر گاندھی کے فرزند کو ڈیڑھ سال قید

الہ آباد۔ ۱۲ر مئی۔ دیوداس گاندھی کو زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند و ۱۷(۱) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری ۱۰ر تاریخ کو سوراں میں تقریر کرنے کے الزام میں جس کے دوران میں انہوں نے حاضرین کو بھرتی ہونے کی تلقین کی تھی۔ خان صاحب مولوی ضمیر الدین مجسٹریٹ درجہ اول کے روبرو ڈسٹرکٹ جیل میں سماعت مقدمہ کے لئے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو قصوروار قرار دیا اور فیصلہ میں لکھا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ کہ اس نے علانیہ قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ آپکو ڈیڑھ سال قید محض کی سزا دی گئی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی دوبارہ گرفتاری

الہ آباد۔ ۱۱ر مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج سہ پہر کو جب اپنے والد پنڈت موتی لال سے جیل میں ملاقات کرنے گئے تھے۔ گرفتار کر لئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ زیر دفعہ ۱۲۴ (۱) ۵۰۶ تعزیرات ہند آپ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ اور ان کو الہ آباد بھیجا گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال کے خلاف الزام

الہ آباد۔ ۱۳ر مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کارکنان کانگرس کے مقدمہ کی سماعت مسٹر ناکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو شروع ہوگئی ہے ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے دکانوں پر پہرہ لگوائے۔ اشتہار تقسیم کرائے۔ اور حال ہی میں تقریریں کی ہیں۔

مسلم یونیورسٹی کے عطیہ میں اضافہ

علیگڑھ۔ ۱۲ر مئی۔ حضور نظام دکن نے مسلم یونیورسٹی کے عطیہ میں اضافہ کردیا ہے آپ نے چھتیس ہزار روپے سالانہ دینا منظور کیا ہے۔

وانا میں پھر انگریزی فوج پہنچ گئی

الہ آباد۔ ۹ر مئی۔ پائنیر کو معلوم ہوا ہے کہ جنوبی وزیرستان فورس کے پانچسو فوجی سپاہی پیر کے روز بحفاظت تمام وانا پہنچ گئے۔ راستہ میں کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ ہوائی جہاز جو ان کی رکاب میں گئے تھے واپس آگئے ہیں۔

سنٹرل جیل لاہور میں فاقہ کشی

لاہور۔ ۱۴ر مئی۔ سنٹرل جیل کے بعض سکھ قیدیوں نے چند دنوں سے مقاطعہ جوعی اختیار کر لیا ہے پانچ کی حالت سخت نازک ہے۔ مقاطعہ جوعی کی وجہ جیل کی بُری غذا اور حکام کی بدسلوکی بیان کی جاتی ہے۔

پنڈت موتی لال نہرو منتقل کردئے گئے

لکھنؤ۔ ۱۴ر مئی۔ پنڈت موتی لال نہرو کو جمعہ کے دن مینی تال جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

امریکن سیاح بمبئی میں

بمبئی ۱۳ر مئی۔ مسٹر مارٹی نٹ (امریکن سیاح) جو دنیا کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ اور اب تک ۱۲ ہزار میل کا سفر طے کر چکے ہیں۔ بمبئی میں پہنچے ہیں

حادثہ ننکانہ کے تین مجرموں کو پھانسی

سنٹرل جیل لاہور میں ننکانے والے مقدمہ میں مورخہ ۱۳ر مئی کو ملزم ہری ناتھ (وعدہ معافی) و ۱۳ر مئی کی صبح کو ملزم رانجھا و رانہ کو پھانسی دی گئی۔

موٹر کے ذریعہ ڈاکہ

کلکتہ۔ ۱۳ر مئی۔ ریوالوروں اور کٹاروں سے مسلح ڈاکوؤں نے ایک کرایہ کی موٹر میں سوار ہوکر کلکتہ کے ہندوستانی حصہ میں جوراباگن میں نمک کے سوداگر کے مکان پر حملہ کیا گھر والوں کو روک رکھا۔ اور ۱۶ ہزار روپیہ کی مالیت کا مال نقدی اور زیورات کی صورت میں اکٹھا کر لے گئے۔ جس وقت وہ باہر جارہے تھے۔ اس وقت پولیس نے ان کو للکارا۔ اس پر انہوں نے دو فیر کئے۔ لیکن کسی کو نہیں لگے۔ ڈاکو موٹر پر سوار ہوکر بھاگ گئے جو ان کے انتظار میں کھڑی تھی۔ بعد میں ڈرائیور گرفتار کیا گیا۔ لیکن وہ لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر پولیس پر گولی چلنے کا یہ دوسرا واقعہ ہوا ہے۔ ۸ر تاریخ کو ہیریسن روڈ پر ایک ہیڈ کانسٹبل پر گولی چلائی گئی۔

ممالک غیر کی خبریں

ایرانی وزارت کا استعفیٰ

لنڈن ۹ مئی - طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ وزارت نے پاستنیائے وزیر جنگ سا شاہ کی خدمت میں اپنے استعفے بذریعہ تار روانہ کر دئے ہیں - جواب کے موصول ہونے تک انڈر سیکرٹریاں کام کو چلا رہے ہیں ❊

پہلی بیرسٹر عورت

لنڈن - ۱۱ مئی - مس آیوی ولیمس کو بیرسٹری کی سند عطا کر دی گئی ہے یہ پہلی بیرسٹر خاتون ہیں - ان کا ارادہ بیرسٹری کرنے کا ہے

آئرلینڈ میں صلح کی کوششیں ناکام

لنڈن - ۱۰ مئی - ڈیل ایرین کی مجلس امن اُصول صلح کے مقرر کرانے میں ناکام رہی ہے - ڈیل ایرین کے سپیکر نے مجلس امن کی رپورٹ پیش کی اسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ مجلس نے گیارہ اجلاس کئے گفت و شنید کا سارا وقت اصول صلح مقرر کرنے میں صرف کیا - مگر بے سود ❊

آئرلینڈ میں فری میسنوں پر حملہ

لنڈن ۱۲ مئی - فری میسنوں کے بہت سے ہال تباہ کر دئے گئے ہیں - اسلئے ارل ڈانو مور نے جو آئرستانی فری میسنوں کا گرانڈ ماسٹر ہے - آزاد ریاست میں لاج کی تمام مجالس بند کر دی ہیں ❊

روس کا پوپ سے معاہدہ

پیرس - ۱۰ مئی - شکاگو "ٹری بیون" کو معلوم ہوا ہے کہ پاپائے روما نے موسیو چچرین سے معاہدہ کیا ہے - جس کی رو سے سوویٹ روس آزادی ضمیر کو تسلیم کرتا ہے - پاپائے روما نے وہ شرط واپس لے لی - جس کی رو سے کلیسائی اراضی واپس کی جاتی تھیں - کیونکہ موسیو چچرین نے اسے تسلیم نہ کیا ❊

پریس ایکٹ کا ذکر پارلیمنٹ میں

لنڈن ۹ مئی - دارالعوام میں سر ارسیں پیرٹ کے ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند ارل ونٹرٹن نے کہا کہ پریس ایکٹ کی منسوخی کے باوجود جو اختیارات حکام کو حاصل ہیں - وہ امید ہے کہ کافی ہونگے - اور اگر ضرورت ہوئی - تو مزید کارروائی کرنے کے لئے کوئی اور صورت اختیار کی جائیگی ❊

بولشویک اور ترکوں کا جدید معاہدہ

جنیوا - ۱۳ مئی - یونان اور ترکی کی جنگ میں بولشویک حکومت کی غیر جانبداری کا دعویٰ کرنے سے موسیو چچرین کے انکار پر بحث کرتے ہوئے "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار رقمطراز ہے - کہ اس انکار کی وجہ وہ معاہدہ جدید ہے - جو دونتین انگورہ و ماسکو کے فیمابین مرتب ہوا ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کے رو سے بحیرہ اسود کے طاس میں اطالیوں کی مدد اور شرکت عمل کرنی پڑیگی ❊

ایران میں ایک کرد سردار کی بغاوت

طہران ۱۳ مئی - ایران کی افواج مشہور کرد باغی سردار اسمٰعیل آغا عرف سنکو کے خلاف مصروف عمل ہیں - دو ہزار مزید سپاہی بھیجے گئے ہیں - یہ سردار کردوں کے شکاک قبیلے کے سردار ہیں جو جھیل ارومیہ کے شمال میں آباد ہے -

بغاوت کی وجہ یہ ہے کہ حکومت ایران نے برسوں سے اس حصہ ملک کے لئے کچھ نہیں کیا - البتہ عامل جاتے رہے جو لوگوں کا خون چوستے رہے سنکو نے تنگ آکر حکومت ایران سے سرتابی کی - اور ارومیہ کے علاقہ میں ایرانی حکومت کے عمال کو قدم رکھنے سے روک دیا ❊

لارڈ کرزن مستعفی نہوں گے

لنڈن ۱۴ مئی - محکمہ خارجہ نے اس اطلاع کی حقیقت سے انکار کیا ہے - کہ لارڈ کرزن عنقریب مستعفی ہونے کو ہیں - یہ بھی کہا گیا ہے - کہ اگرچہ کثرت کار کی وجہ سے آپ بیخوابی سے علیل ہیں - تاہم آپ روزانہ کام بخوبی انجام دیتے ہیں ❊

ایران کی تاریک حالت

لنڈن - ۱۱ مئی - وسط ایشیا سوسائٹی میں لیکچر دیتے ہوئے سر پرسی کاکس نے کہا کہ ایران نے جنگ میں برٹش افواج کی نقل و حرکت سے بہت فائدہ اٹھایا ہے - اسوقت ایران کی حالت تاریک ہے - کیونکہ اس نے ترقی اور اصلاح سے روگردانی اختیار کر لی ہے - لیکن ایران کا حقیقی فائدہ اسی میں ہے - کہ وہ برطانیہ کے ساتھ دوستی رکھے ❊

گورنمنٹ کی سرحدی پالیسی

لنڈن ۱۱ مئی - پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا کہ وزیرستان میں وسائل آمد و رفت کی اصلاح کرنے اور اہل قبائل کے لئے ملازمت مہیا کرنے کی پالیسی پر استقلال کے ساتھ عملدرآمد کیا جا رہا ہے ❊

ایران میں نئے روسی سفارتخانے

طہران - ۱۲ مئی - روسی سفیر نے طہران سے کرمان اور شیراز کی طرف روانہ ہو گئے ہیں - یہ امر اس لحاظ سے قابل ذکر ہے - کہ ان مقامات میں روسی سفارتخانے پہلے پہل قائم ہوئے ہیں - بولشویک سفیر ایم روتھ سٹین کی روانگی اسوقت تک کے لئے ملتوی ہو گئی ہے - جب تک جنوبی ایران کی صورت معاملات صاف نہ ہو جائے -

اٹلی کے ساتھ افغانستان کا معاہدہ

لنڈن ۱۱ مئی - لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کرنل جان وارڈ کے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ۳ جون کو اٹلی کے ساتھ افغانستان کے دو معاہدے ہوئے تھے - ان میں سے ایک سفیروں کے تقرر کے متعلق تھا - اور تجارتی معاملات کے متعلق گورنمنٹ اٹلی نے ان معاہدوں کا مضمون گورنمنٹ برطانیہ کے پاس ۱۴ جولائی کو بھیجا - اس میں کوئی بات ایسی نہ تھی - جس کے متعلق کچھ کارروائی کی جاتی ❊

برسٹل یونیورسٹی کو قریباً دو کروڑ روپیہ کا عطیہ

لنڈن - ۱۱ مئی - مسٹر ہنری ہربرٹ جو کارخانہ تمباکو کے ڈائرکٹر ہیں - اور ان کے بھائی نے برسٹل یونیورسٹی کو ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ دیا ہے ❊

سوڈان اور لارڈ ایلنبائی

(لنڈن ۸ مئی) سوڈان کے متعلق لارڈ ایلنبائی کی لیہ تقریر پر مصری اخبارات لیے دے کر رہے ہیں - اور وہ امیدیں اخلول

حقا - (باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر دفتر الفضل سے شائع ہوا)